toobaa-elibrary.blogspot.com

باقیاتِ فتاویٰ رشیدیہ

محدّثِ دوراں، افقہ زماں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ

کے

ایسے تقریباً ایک ہزار فتاویٰ کا مجموعہ جو فتاویٰ رشیدیہ میں شامل نہیں اور ابتک غیر مطبوعہ یا ناپید تھے

تلاش، جمع و ترتیب اور حواشی

نور الحسن راشد کاندھلوی

ناشر

حضرت مفتی الٰہی بخش اکیڈمی

کاندھلہ ضلع پربدھ نگر (مظفر نگر) یوپی، انڈیا

toobaa-elibrary.blogspot.com

باقیات فتاویٰ رشیدیہ

محدّث دوراں، فقیہ زماں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ

کے ایسے تقریباً ایک ہزار فتاویٰ کا مجموعہ جو فتاویٰ رشیدیہ میں شامل نہیں اور ابتک غیر مطبوعہ یا ناپید تھے

تلاش، جمع و ترتیب اور حواشی

نور الحسن راشد کاندھلوی

ناشر

حضرت مفتی الٰہی بخش اکیڈمی

کاندھلہ ضلع پربدھ نگر (مظفر نگر) یوپی، انڈیا

toobaa-elibrary.blogspot.com

باقیات فتاویٰ رشیدیہ

محدث دوراں، افقہ زماں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے
تقریباً ایک ہزار ایسے فتاویٰ کا مجموعہ
جو فتاویٰ رشیدیہ میں شامل نہیں اور چند کے علاوہ تمام غیر مطبوعہ اور نہایت
نادر و کم یاب تھے

جمع و ترتیب حواشی اور مقدمہ

نور الحسن راشد کاندھلوی

مزید حواشی و افادات

حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری دام ظلہ
شیخ الحدیث و صدر المدرسین، دار العلوم دیوبند

ناشر

حضرت مفتی الٰہی بخش اکیڈمی

کاندھلہ، ضلع پرمنڈل نگر (مظفر نگر) یوپی - انڈیا

toobaa-elibrary.blogspot.com

حضرت مولانا گنگوہی کا ایک مشہور تاریخی فتویٰ

ہندوستان کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

فتوائے دارالحرب

اس فتوے کا پس منظر، اس کے محرکات، اس سوال کرنے والے، اس فتوے کے قلمی نسخے، نئی پرانی طباعتیں اور ان کے متعلقات۔ نیز مکمل فتویٰ کا قدیم اور صحیح ترین متن، فتویٰ کا مفصل سوالنامہ، جو اس تحریر کا محرک بنا تھا۔

مفصل مقدمہ، پس منظر و پیش منظر، اصل فارسی متن اور فتوے کا اردو ترجمہ

ترتیب و تحقیق اور حواشی و تصحیح

نورالحسن راشد کاندھلوی

toobaa-elibrary.blogspot.com

ضمیمہ

فتاوائے گنگوہی

یا

باقیات فتاویٰ رشیدیہ

اس ضمیمہ میں وہ فتوے درج ہیں جو اگرچہ حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے لکھے ہوئے نہیں ہیں، لیکن یہ سب فتوے، حضرت مولانا کے فتاوی کے ان قلمی نسخوں میں، متفرق جگہوں پر درج تھے، جن کی مدد سے زیر نظر مجموعہ مرتب ہوا ہے۔ یہ فتاویٰ مختلف علماء کے لکھے ہوئے ہیں، مگر ان سب میں ایک قدرِ مشترک یہ ہے، کہ یہ تمام فتاویٰ حضرت مولانا گنگوہیؒ کی نظر سے گذرے ہوئے ہیں، حضرت مولانا نے ان سب کی، علیحدہ علیحدہ، تصدیق، تحسین وتوثیق فرمائی ہے۔ اس وجہ سے ان کو بھی حضرت گنگوہیؒ کے ثانوی فتاوی میں شمار کیا جاسکتا ہے۔ ایک دو کے علاوہ، یہ تمام فتاویٰ غیر مطبوعہ ہیں، اس لئے ان کو ضمیمہ باقیاتِ فتاویٰ رشیدیہ کے طور پر، یہاں شامل کیا جارہا ہے۔

(نور)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۹۶۲) اولیاء اللہ میں تقدیر الٰہی کو الٹ دینے کی صلاحیت نہیں ہوتی: سوال: علمائے دین سے یہ ہے کہ: ایک شخص مسافر واعظ ..... یہ کہتا ہے، کہ اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ سے یہ قدرت حاصل ہے، کہ تقدیر الٰہی کو جس کے واسطے چاہیں الٹ دیتے ہیں، اس کلام سے گور پرست (بدعتی) (کو) بہت خوشی ہوئی، کہ اولیاء سے اپنی حاجات طلب کرنی چاہئے، کہ جب انھوں نے تقدیر الٰہی کو الٹ دیا، تو اور کونسا کام ہے، جو ان سے نہ ہو سکے۔ یہ قدرت اولیاء کو حاصل ہے، یا نہیں؟

جواب: الجواب واللہ الملھم بالصواب: بتقدیر صدق بیان، مستفتی وہ شخص جو کہتا ہے کہ اولیاء تقدیر الٰہی کو الٹ دیتے ہیں، یہ قول اس کا غلط اور جھوٹ ہے، وہ شخص مسائل دینیہ سے جاہل ہے، اور الٹنا اور بدلنا تقدیر کا، صفات مختصہ پروردگار عالم سے ہے:

یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَ یُثْبِتُ وَ عِنْدَہٗ اُمُّ الْکِتٰبِ (الرعد. ۳۹)

مٹاتا ہے اللہ جو چاہے اور باقی رکھتا ہے، اور اس کے پاس ہے اصل کتاب۔ (ترجمہ شیخ الہند)

اور اس کی شان ہے اور کسی کا یہ مقدور نہیں کہ مقدرات الٰہی کو بدل دیوے۔ قال اللہ تعالیٰ:

اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ سُوْٓءً فَلَا مَرَدَّ لَہٗ. (الرعد. ۱۱)

جب چاہتا ہے اللہ کسی قوم پر آفت، پھر وہ نہیں پھرتی۔ (ترجمہ شیخ الہند)

اور صفت مختصہ بہ ذات کبریا میں، اس کے بندگان مقبول کو شریک کرنا کفر ہے، اور اعاذنا اللہ من ذلک خواہ انبیاء علیہم السلام ہوں، یا اولیاء کرام ہوں، البتہ یہ ان کا منصب ہے، کہ جناب باری میں بعجز وزاری دعا کریں، پھر اگر منظور ہو تو دعا قبول فرمائے اور اگر منظور نہ ہو، تو قبول نہ فرمائے۔ دیکھو حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم ہوا کہ:

اِسْتَغْفِرْ لَھُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَھُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَھُمْ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَھُمْ. (التوبہ ۸۰)

تو ان کے لئے بخشش مانگ یا نہ مانگ، اگر ان کے لئے ستر بار بخشش مانگے تو بھی ہرگز نہ بخشے گا ان کو اللہ (ترجمہ شیخ الہند)

یعنی کلمہ لن کی تاکید اً نفی فرمائی، کہ یہ دعا قبول نہ ہوگی، اس واسطے کہ وہ شخص مغفرت کے لائق نہ تھا اور حضرتؐ چاہتے تھے کہ چچا ابوطالب ایمان لاوے، لیکن ایمان نہ لایا اور حکم ہوا، کہ اے رسول کہ تم جس کو چاہو، اس کو ہدایت نہیں کر سکتے، بغیر ہمارے ارادہ کے۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا، اُن کے والد کے حق میں قبول نہ ہوئی۔ حضرت محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کہ عمدۃ الاولیاء ہیں، کتاب فتوح الغیب کے بائیسویں (۱) مقالہ میں یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں:

---

(۱) اصل میں غالباً سہو کتابت سے بائیسویں مقالہ کا ذکر ہوا ہے، صحیح بیالیسواں مقالہ ہے۔ فتوح الغیب مع شرح فارسی، مولانا شیخ عبدالحق محدث ص: ۱۹۱ [مطبع ہوپ، واقع لاہور: ۱۲۸۲ھ]

جف القلم بما هو كائن، ولو جهد العباد أن ينفعوك بشيٍ لم يقضه الله لك، لم يقدروا عليه، ولو جهد العباد أن يضرّوك بشيٍ لم يقضه الله عليك، لم يقدروا. الحديث

یعنی تمام بندگان الٰہی کا یہ مقدور نہیں، کہ خلاف تقدیر کے نفع یا نقصان تجھ کو پہنچا سکیں۔ تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باب کا بالکل بند ہونا، بیان فرمایا، کہ خلاف تقدیر الٰہی کے کوئی کچھ نہیں کر سکتا ہے، خدا تعالیٰ نے یہ قدرت تقدیر الٹنے کی کسی بندے کو عطا نہیں فرمائی۔ ایسے شخص سے کنارہ کرنا لازم ہے اور نماز اس کے پیچھے پڑھنا نہ چاہئے، کہ درست نہیں۔ اگر اس نے تقدیر الٹنا مراد اجابت دعاء سے کہا ہے، تو سب مسلمان تقدیر الٹنے والے ٹھہرے، کیونکہ عام مسلمانوں کی بھی دعا قبول ہوتی ہے۔ نعوذ بالله من هذا الكفر.

خاکسار سید محمد عماد الدین قادری عفی عنہ

الجواب صحیح، رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مجموعہ کلاں ص ۱۸۳۔۱۸۴۔۱۸۵)

(۹۶۳) اولیاء اللہ یا شیخ سدو کی نذر ماننا حرام اور باطل ہے: اگر کوئی نذر اولیاء اللہ کی مانے، کہ اگر میرا کام یہ ہو جائے، تو میں ان کے نام کا، یا شیخ سدو وغیرہ کا ایک بکرا ذبح کروں، اس بکرے کو حلال کہتا ہے، کہ ذبح تو تکبیر کے ساتھ ہو، اس میں شیخ سدو وغیرہ کہاں گھس گئے، شرعاً وہ بکرا حرام ہے یا حلال، اور نذر مومن ہے، یا کافر؟

جواب: جو جاہل لوگ نذر اولیاء کی، یا شیخ سدو کا بکرا جو کرتے ہیں، واسطے تقرب کے باتفاق علماء باطل و حرام ہے، اگرچہ ساتھ تکبیر کے ذبح ہوا ہو، اور نذر غیر اللہ کرنے والا کافر ہو جاتا ہے:

فی التفسیر الکبیر: أجمع العلماء على أنّه لو أنّ مسلماً ذبح ذبيحةً وقصد بذبحها التقرّب إلىٰ غير الله، صار مرتداً، و ذبيحته ذبيحة مرتدٍ.(۱) انتهىٰ.

و هكذا في البحر مع البسط. و مثل هذا في تفسير النيشابوري وغيره

ہاں اگر نذر خالص اللہ تعالیٰ کی قبولی، اور مصرف اس کا محتاجین اور خادمان مزار اولیاء کو، گردانے تو درست ہے۔ هكذا في البحر. خاکسار سید محمد عماد الدین قادری عفی عنہ

مہر مولانا الجواب صحیح، رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مجموعہ کلاں ص ۱۸۳۔۱۸۵)

(۹۶۴) انگریزی صابن پاک ہے یا ناپاک؟ سوال:۱- کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین: درباره سوالات مندرجہ ذیل، صابون جو انگریزوں کی ولایت سے آتا ہے، اس میں ناپاک تیل اور مردار اور غیر مذبوح کی، چربی پڑتی ہے، اس صابون کا شرعاً استعمال درست ہے، یا نہیں؟ اور وہ پاک ہے، یا ناپاک؟

---

(۱) التفسير الكبير للإمام الرازي (۵/۱۱) [دار احياء التراث العربي، بيروت]

toobaa-elibrary.blogspot.com

دیکھ کر اس کو سجدہ کیا، نور خدا سمجھ کر، حور نے کہا یا ندا ہوئی کہ یا رسول اللہ [صلی اللہ علیہ وسلم] آپ کو دھوکہ ہوا، میں حور ہوں۔ یہ قصہ صحیح ہے یا نہیں؟ اگر صحیح نہیں، تو ایسا عقیدہ رکھنے والا کون ہے، عمرو کہتا ہے یہ افتراء ہے اور خلاف قرآن ہے۔

سوال: ۴- زید نے وعظ میں بیان کیا کہ: میں تم کو بروز شب برات حلوا پکانے کو منع نہیں کرتا، اگرچہ وہ ثابت نہیں، مگر میں تم کو ایک طریقہ سنت کا بتاتا ہوں، وہ یہ ہے کہ تم چاول، دہی، شہد شب برات کو پکاؤ، مردوں کی روح کو ثواب پہنچاؤ اور باہم تقسیم کرو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب برات کو پکوایا ہے، اے مفتی صاحبو! اس کی کچھ اصلیت ہے، یا نہیں، عمرو کہتا ہے کہ یہ لا اصل ہے۔

سوال: ۵- زید نے وعظ میں بیان کیا کہ، شب برات میں تین غسل کرنے چاہئیں، ایک اول شب میں ایک آدھی رات کو، ایک اخیر رات کو، اے مفتی صاحبو! اس کی بھی کچھ اصلیت ہے، یا نہیں۔ عمرو کہتا ہے، یہ لا اصل ہے۔

سوال: ۶- عمرو سے لوگوں نے پوچھا کہ شب برات کو حلوا یا چاول یا دہی یا شہد پکانا کیسا ہے، عمر نے کہا خصوصیت ایام محض باطل ہے، مردوں کو ثواب جب چاہو پہنچاؤ، کسی دن اور کسی طعام کو خاص مت کرو۔

(۹۷۸) ارشاد الطالبین میں درج چند بے اصل باتیں:

سوال: ۷- زید نے چاول و دہی و شہد و تین غسل بہ شب برات، بحوالہ کتاب ارشاد الطالبین بیان کئے تھے، عمرو سے کہلا بھیجا، کہ کتاب ارشاد الطالبین دیکھو، عمرو نے دیکھا تو ارشاد الطالبین کے خاتمہ، پر تمت کے بعد لکھا ہے:

کہ دریں ارشاد الطالبین پنج مسئلہ از موضوعات روافض است

یکے: شملہ دستار بجانب چپ فروہشتن۔ دوم آنکہ: ہر وقت در وضو شانہ در ریش زدن۔ سوم آنکہ: ہر کہ از کس زوجہ او فرار کند و او ازان بمقدار درہم اخذ نماید، پس ایں اخذ بمنزلہ خلع می شود۔ چہارم آنکہ: حیلہ در جواز نکاح مطلقہ بطلاق ثلثہ، بے تحلیل آنست کہ قاضی از مطلقہ مذکورہ پرسش حقیقت ایمان نماید، کہ تصدیق بدل و اقرار بزبان است کہ بکند، پس اگر آں زن بیان نکرد جائز است، زوج اول را نکاح او بغیر تحلیل۔ پنجم آنکہ: جواز نکاح زن خامسہ باذن رابعہ۔

ترجمہ: اس ارشاد الطالبین میں پانچ مسئلے شیعوں کے گھڑے ہوئے ہیں۔ ایک: عمامہ کا شملہ بائیں طرف چھوڑنا، دوسرے: ہر اک وضو کے بعد داڑھی میں کنگھا کرنا، تین: ہر وہ شخص جس سے اس کی بیوی دور رہے اور وہ [دور رہنے والی عورت] اس مرد کی رقم میں سے، ایک درہم [روپے کے چوتھائی حصہ] کے برابر بھی حصہ لے لے، تو یہ پیسے لینا اس شوہر سے خلع لینے کے برابر ہو جائے گا۔ چوتھے: وہ عورت جس کو تین طلاق ہو گئی، بغیر حلالہ کے، اس کا نکاح جائز ہونے کی

صورت یہ ہے کہ، اس مطلقہ عورت سے، حقیقت ایمان کا سوال [تحقیق] کرے، جو دل سے تصدیق اور زبان سے اقرار کا مجموعہ ہے۔ پس اگر عورت یہ بیان نہ کرے، تو پہلے شوہر کے لئے اس عورت سے بغیر حلالہ کے نکاح، جائز ہے۔

پانچویں: چار بیویوں کی موجوگی میں پانچویں عورت سے، چوتھی کی اجازت سے نکاح۔ [ت:نور]

عمرو نے کہا کہ یہ کتاب قابل حجت پکڑنے کے نہیں ہے، بہت سی وجہ سے:

اول یہ کہ: اس میں مسائل روافض کے درج ہیں اور ممکن ہے کہ پانچ سے بھی زیادہ ہوں، چنانچہ میں اس کتاب کو دیکھوں گا۔

دویم یہ کہ: اس کتاب میں چاول و دہی و شہد کا کھانا شب برات کو لکھا ہے، مگر وہ قول صاحب کتاب کا ہے، کوئی حدیث نہیں، کوئی روایت فقہ کی مفتی بہ نہیں، چنانچہ یہ عبارت ہے۔

''شاید کہ دریں شب برنج بخورد باجغرات ہمراہ کہ ثواب بسیار است، واگر عسل بایں آمیزد یک یک لذت از لذات بہشت یابد''

عمر نے کہا کہ اس سے فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثابت نہیں ہوتا، زید اس کا ثبوت دے۔ دو روز کے بعد عمرو نے کہا کہ کتاب ارشاد الطالبین میں بہت سے مسائل، خلاف اہل سنت کے ہیں، یا وہ کتاب کسی شیعہ نے بغرض اغوائے اہل سنت لکھی ہے اور اپنے آپ کو سنی ظاہر کیا ہے، یا یہ کتاب سنی کی ہو اور بعد میں کسی شیعہ وغیرہ نے بہت سے مسائل اس میں بھر دیئے ہوں۔

ارشاد الطالبین کی چند اور بے اصل باتیں

بہر حال یہ کتاب قابل تمسک اور حجت نہیں، نہ اس کتاب سے عالم کو وعظ کہنا چاہئے، نہ لوگوں کو عمل کرنا چاہئے۔

عمرو نے ۱۹ر شعبان المعظم ۱۳۱۲ھ کو بروز جمعہ بعد نماز جمعہ وعظ کہا، اور صبح سے عام لوگوں کو اطلاع کر دی اور زید کے پاس بھی خط اطلاعی بھیج دیا، اور بعد کو تین مرتبہ کہلا کر بھیجا۔ عمرو نے مجمع عام میں کتاب ارشاد الطالبین کی عبارت پڑھ پڑھ کر ہدایہ اور شامی اور کنز اور تفسیر جلالین اور ماتیہ مسائل وغیرہ کتب حنفیوں کی تردید کی، زید اس مجمع میں باوجود اطلاع نہیں آیا۔

چند مسئلہ کتاب ارشاد الطالبین کے، عمرو کے بیان کئے ہوؤں میں سے لکھتا ہوں:

(۱) جو شخص پہلی شب شعبان کو بارہ رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے، سورۂ اخلاص پندرہ مرتبہ پڑھے تو اس کو بہت ثواب ملتا ہے اور اسی روز تک فرشتے اس کے گناہ نہیں لکھتے، حالانکہ کراما کاتبین سب کچھ لکھتے ہیں، یہ اور بات ہے کہ خداوند تعالیٰ گناہ معاف کر دے، تاہم روایت کی صحت کے واسطے، کسی معتبر کتاب کی عبارت چاہئے تھی، وہ بھی نہیں لکھی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۲) مسجد میں باتیں کرنے والے کی اور بحالت مجامعت و پیشاب و پاخانہ پھرنے کے، اور بحالت وضو اور غسل اور وعظ کے، باتیں کرنے والے کی توبہ قبول نہ ہوگی۔ عمرو کہتا ہے کہ ان اوقات اور ان مکانوں میں بولنا نہ چاہئے، مگر توبہ سب کی قبول ہوتی ہے۔

(۳) مشرک کا ہاتھ ناپاک ہے مصافحہ کرو تو اس کو دھوڈالو، فرمایا اللہ تعالیٰ نے:

اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ. عمرو کہتا ہے، مشرک سے مصافحہ نہ کرو، مگر یہ قول صاحب کتاب کا کید ہے، اہل سنت کے نزدیک مشرکین کے قلوب ناپاک ہیں، چنانچہ تفاسیر میں مبرہن ہے۔

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی جوے روان پر ہو، تو پانی میں اسراف نہیں ہے، عمرو کہتا ہے کہ یہ غلط ہے: لو کنت علیٰ شط نھرٍ جار وارد ہے۔

(۵) عورت کو مسئلہ سیکھنے کے واسطے گھر سے باہر نکلنا جائز ہے، اور شوہر کو ولایت منع نہیں۔ عمرو کہتا ہے کہ پردہ کا ہر وقت لحاظ رکھنا چاہئے، اگر نہ رکھے تو شوہر کو ولایت منع حاصل ہے۔

(۶) بہ ترک قنوت در وتر سجدہ سہو لازم نشود۔ عمرو کہتا ہے کہ یہ بھی غلط ہے، کیونکہ دعاء قنوت واجب ہے اور ترک واجب سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔

(۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سات کفن حریر کے تھے۔ عمرو کہتا ہے غلط ہے۔

(۸) سجدہ میں قرآن پڑھنا درست ہے۔ عمرو کہتا ہے منع ہے۔

(۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر تین مرتبہ پڑھتے تھے، عشاء کے بعد مسجد میں، پھر گھر میں تشریف لے جاکر، پھر تہجد کے وقت۔ عمرو کہتا ہے، لا اصل ہے۔

(۱۰) بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں اختلاف ہوا، در باب قضا فوائت کے، حضرت فاطمہؓ نے فرمایا، کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، کہ چالیس برس کی نماز ادا ہو جاتی ہے، اگر اس شخص کی نماز چالیس برس کی قضا نہ ہوئی ہو، تو اس کے والدین کی قضا شدہ نماز ادا ہو جاتی ہے، تو چاہئے کہ جمعہ کے دن ظہر کے بعد بارہ رکعت نماز تین سلام سے پڑھے، ہر رکعت میں بعد الحمد کے، سورۃ اخلاص پندرہ مرتبہ پڑھے، اس کی سب نمازیں ادا ہو جاویں گی۔ عمرو کہتا ہے اس کی بھی کچھ اصل نہیں، فقہ میں باب قضاء الفوایت میں کہیں یہ ذکر نہیں، احادیث میں نہیں، اس نے کوئی عبارت نقل نہیں کی۔

(۱۱) رجب لغت میں خدا کو کہتے ہیں۔ عمرو کہتا ہے کہ رجب شہر خدا کو کہتے ہیں، لغت میں دل چاہے غیاث اللغات اور قاموس کھول کر دیکھو۔

(۱۲) صلوٰۃ رغائب جائز ہے۔ عمرو کہتا ہے بدعت ہے، شامی وغیرہ کتب فتاوی میں مصرح ہے۔

(۱۳) عہد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے۔ عمرو کہتا ہے جائز نہیں، شعائر روافض سے ہے۔

(۱۴) اس کتاب میں ایک دعا لکھ کر لکھا ہے کہ، جو اس کو تین مرتبہ روزمرہ پڑھے، اس کی عمر زیادہ ہوگی، اگرچہ تقدیر اجل ہو چکی ہو۔ عمرو کہتا ہے یہ محض دھوکہ ہے، صاحب کتاب کیوں مرگیا، قرآن شریف میں ہے: اِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ (۱) باقی دعا وغیرہ کی فضائل میں جو وارد ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر عمر بڑھا کرتی، تو دعا سے بڑھتی۔

(۱۵) بیس آیتیں حضرت عائشہ کی پاکی میں نازل ہوئیں، مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گاہے گاہے یہ خیال ہوتا تھا، کہ کلام اللہ کا بیشک برحق ہے اور راست ہے، ولیکن ایک نام خدا کا ستار ہے، بیشک عائشہؓ کی ستاری کرتا ہے۔ عمرو کہتا ہے معاذ اللہ! یہ در پردہ حضرت عائشہؓ پر تہمت عدم عصمت، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تہمت عدم وثوق کلام اللہ و عدم اعتبار خدا تعالیٰ اور خدا تعالیٰ پر تہمت کذب نعوذ باللہ من الشرک و الکفر.

(۱۶) حضرت عمرؓ نے وصیت کی، کہ میرا گرز میری قبر میں میرے ساتھ رکھنا۔ عمرو کہتا ہے کہ ھذا بھتان عظیم.

(۱۷) حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ کی قبر پر بعد دفن کے تلقین کی، عمرو کہتا ہے کہ حضرت علیؓ نے تلقین کی ہو مگر تلقین بحالت نزع مسنون ہے نہ بعد مرگ، اگرچہ مندوب ہے، مسنون ضروری نہیں۔

(۱۸) حضرت علیؓ نے دیکھا کہ زمین نے حضرت عمرؓ کو بھینچا۔ عمرو کہتا ہے استغفر اللہ یہ کھلا ہوا رفض ہے، جب منکر نکیر نے حضرت عمرؓ سے من ربک کہا، تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نہیں سنتا، قریب کو آؤ، منکر نکیر گرز کو دیکھ کر ڈر گئے اور نزدیک نہ ہوئے، حضرت عمرؓ گرز لے کر بیٹھ گئے، تاکہ فرشتوں کو ماریں، قبر چند فرسخ کھل گئی اور فرشتے بھاگ گئے۔ عمرو کہتا ہے کہ یہ قول بدیہی البطلان ہے۔

الغرض عمرو نے بہت سے مسائل کتاب ارشاد الطالبین کے مجمع عام میں رد کیے اور زید نہ آیا، مشت نمونہ از خروارے! یہ مسائل تردید کیے ہوئے عمرو کے، مختصراً لکھ کر فتویٰ چاہتا ہوں، کہ قول زید کا موافق اہل سنت کے ہے، یا قول عمرو کا۔ اور مسائل نمبری ایک و دو تین و چار و پانچ و چھ کا جواب کتب حنفیہ سے بروایات معتبرہ لکھئے اور تحریر فرمائے

(۱) سورۃ النحل، آیت: ۶۱ ترجمہ: جب آ پہنچے گا ان کا وعدہ نہ پیچھے سرک سکیں گے ایک گھڑی اور نہ آگے سرکیں گے۔ (ترجمہ شیخ الہند)

toobaa-elibrary.blogspot.com

کہ زید وعمر میں کون حق پر ہے۔ عمرو کہتا ہے کہ کتاب ارشاد الطالبین کو جب تک بہت سے علماء اہل سنت مل کر تصحیح نہ کردیں، قابل عمل نہیں، عوام کو اس کتاب کا دیکھنا بھی نہ چاہئے، زید نے وعظ میں کہا کہ جو کتاب ارشاد الطالبین کو نہ مانے، وہ کافر ہے۔ آیا عمرو اور وہ لوگ جواب اس کو نہیں مانتے ہیں، کافر ہوگئے، یا مسلمان ہیں۔ اگر کافر نہیں ہوئے، تو زید اس کہنے سے کس بات کا شرعاً مستحق ہے، جواب ہر ہر بات کا صاف خط میں، جلد تحریر فرما کر بھیج دیجئے، کہ بہت سے مسلمان خلجان میں پڑے ہوئے ہیں۔ والسلام علیکم وعلی من اتبع الھدی.

جواب ذیل از جناب برکت مآب زبدۃ العارفین عمدۃ المحدثین حضرت مولانا مولوی رشید احمد صاحب مدفیوضہم گنگوہی وعلماے دیوبند۔

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت بلالؓ کو، بعوض حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما خریدنا محض غلط ہے، ایسی باتیں بے اصل بیان کرنے والا، مستحق وعظ گوئی نہیں۔ بلالؓ اور بھی ایک صحابی کا نام تھا، پر وہ حر الاصل تھے۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ کا نکاح، بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوا ہے، پہلے نہیں ہوا، یہ نکاح کے کھانے کا، آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] کی خدمت میں پہنچنا لا اصل ہے۔ ابوہریرہؓ اور کسی صحابی کا نام نہیں۔ شب معراج نور حور کو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ کرنا بالکل افترا ہے، قرآن شریف کے بالکل مخالف ہے: مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى (۱) صاف بیان ہے کہ آپ کو کسی قسم کی غلطی نہیں ہوئی، ایسا عقیدہ رکھنے والا کافر ہے، سخت زندیق ہے۔ شب برات کو تین غسل کرنا، یا حلوا وغیرہ کا پکانا شریعت سے ثابت نہیں، یہ باتیں محض لا اصل ہیں، ان مسائل میں قول عمرو صحیح ہے اور قول زید باطل، واللہ اعلم۔

الجواب صحیح رشید احمد — الجواب صحیح حررہ محمد ناظر حسن عفی عنہ — الجواب صحیح خلیل احمد عفی عنہ

اصاب المجیب محمد حسن عفا اللہ عنہ — الجواب صحیح حبیب الرحمن عفی عنہ دیوبندی — الجواب صحیح، بندہ احمد

الجواب صحیح محمد منفعت علی عفی عنہ، مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند — الجواب صحیح بندہ محمود عفی عنہ، مدرس اول مدرسہ عربیہ دیوبند

الجواب صحیح، عبد المومن عفی عنہ دیوبندی — الجواب صحیح بندہ عزیز الرحمن عفی عنہ

(سراج وہاج تالیف: مولوی حشمت علی حسین بناری ص: ۴۷ تا ص: ۵۲ مطبوعہ سنہ ۱۳۱۲ھ)

(۹۷۹) عورتوں کو پڑھنا لکھنا سکھانے اور انگریزی اسکول میں پڑھانے کا حکم؟ سوال: نحمدہ

ونصلی کیا فرماتے ہیں ارباب علوم وعقول اور اصحاب تجربہ وشعور، ادام اللہ فیوضہم الی یوم النشور۔ مسائل مفصلہ ذیل میں:

(۱) سورۃ النجم آیت: ۱۱۔ جھوٹ نہیں کہا رسول کے دل نے جو دیکھا (ترجمہ شیخ الہند)

toobaa-elibrary.blogspot.com